سوال

(441) شوال کے روزوں کے متعین ایام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا انسان کےلیے جائز ہے کہ شوال کے روزے جن دنوں میں چاہے رکھ لے یا یہ ایام متعین ہیں؟ اگر کوئی مسلمان ان دنوں میں روزے رکھ لے تو پھر کیا ہر سال اس کےلیے یہ روزے رکھنے فرض ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَن صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَہُ سِتًّا مِن شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّہرِ» (صحیح مسلم، الصیام، باب استحباب صوم ستة ایام من شوال، ح: ۱۱۶۴)

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے تو اس نے گویا زمانے بھر کے روزے رکھ لیے۔''

ان چھ روزوں کےلیے ایام محدود اور معین نہیں ہیں بلکہ مومن کو اختیار ہے کہ وہ سارے مہینے میں جس وقت چاہے یہ روزے رکھ لے، مہینے کے ابتدائی یا درمیانی یا آخری جس حصے میں چاہے روزے رکھ لے۔ اگر چاہے تو مہینے کے مختلف دنوں میں بھی یہ روزے رکھ سکتا ہے کیونکہ بحمد اللہ اس معاملے میں بہت گنجائش ہے اور اگر جلدی سے مہینے کی ابتدا میں مسلسل روزے رکھ لے تو یہ افضل اور نیکی کے کاموں میں سبقت کے باب سے ہوگا۔ پھر اگر بعض سالوں میں یہ روزے رکھے اور بعض سالوں میں نہ رکھے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ روزے نفلی ہیں، واجب نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 398